شرعی وصیت موٴمن

تنظیم و پیشکش : **سید ہادی حسن عابدی**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن:

(مسلمانوں) تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آ کھڑی ہو اور تم مال چھوڑے جا رہے ہو تو ماں باپ اور قرابتداروں کے لئے انصاف کی بنیاد پر وصیت کرو۔ یہ ذمہ داری متقین پر ہے۔ (البقرہ آیت ۱۸۰)

رسول اللہ حضرت محمد مصطفی ﷺ:

جو کوئی بغیر وصیت کے مرجائے وہ جاھلیت کی موت مرتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصیت کے تعلق سے توضیحات

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من مات بغیر وصیۃ مات میتۃ جاھلیۃ

(جو کوئی بغیر وصیت کے مرجائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے)

اللہ تعالی کا ارشاد قرآن مین: کتب علیکم اذا حضرا احداکم الموت ان ترک خیرا الوصیۃ للوالدین والاقربین بالمعروف حقاً علی المتقین (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۰)

(تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آکھڑی ہو اور تم کچھ مال چھوڑے جارہے ہو تو تم ماں باپ اور قرابت داروں کیلیے انصاف کی بنیاد پر وصیت کرو۔ یہ ذمہ داری متقین پر ہے)

رسول اللہ ﷺ ل نے فرمایا: ما ینبغی لامرءٍ مسلمٍ اَن یَبیِتَ لیلۃً الاّ و وَصِّیۃُ تحتَ راسہِ۔

(مسلمان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ رات کو سوے اور اسکی وصیت اسکے سر کے نیچے نہ ہو)

وصیت لکھنے سے قبل حسب ذیل مسائل کا جاننا ضروری ہے:

ا۔ وصیت یہ ہے کہ انسان تاکید کرے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لیے فلان کام انجام دیئے جائیں۔ یا یہ کہے کہ اسکے مرنے کے بعد اس کے مال میں سے کوئی چیز فلان کی ملکیت ہوگی یا اس کے مال میں سے کوئی چیز فلان کو دیدی جائے یا خیرات کی جائے, یا امور خیریہ پر خرچ کی جائے۔ یا اپنی اولاد کے لیے یا ان کے لئے جو اسکی کفالت میں ہوں ان کے لئے ولی یا سرپرست مقرر کرے۔

وصیت کرنے والے کو موصی اور جس کو وصیت کی جائے اسے وصی کہتے ہیں۔ ہر شخص

اپنے کل مال سے حد اکثر ایک تہائی کے لئے وصیت کرسکتا ہے کہ فلان کو دیا جاے یا فلان کام پر خرچ کیا جاے۔ باقی دو تہائی مال اس کے وارثوں میں شرعی احکامات کے مطابق تقسیم کیا جائے گا اس کے لیے وصیت کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر وصیت کرنے والا اپنے وارثین میں سے کسی کو اپنے ایک تہائی مال سے دینا چاہتا ہو تو وہ اس تعلق سے وصیت کرسکتا ہے۔

۲۔ جو شخص وصیت کرے ضروری ہے کہ بالغ و عاقل ہو اور اپنے ارادہ و اختیار سے وصیت کرے۔ اگر کسی دیوانے نے وصیت کی ہو تو اسکی وصیت مال کے لئے قابل اجراء نہیں ہے مگر دوسرے امور میں مثلاً اسکے کفن دفن وغیرہ میں قابل اجراء ہوگی۔

۳۔ اگر کوئی اپنی وصیت سے منحرف ہو جائے, مثلاً پہلے وہ کہے کہ اس کے مال سے ایک تہائی حصہ فلان شخص کو دیا جائے اور بعد میں کہے کہ اسے نہ دیا جائے تو وصیت کالعدم ہو جاتی ہے اور اگر کوئی شخص اپنی وصیت میں تبدیلی کردے مثلاً پہلے ایک شخص کو اپنے بچوں کا سرپرست مقرر کرے اور بعد میں اسکی جگہ کسی دوسرے کو سرپرست قرار دے تو اسکی پہلی وصیت کالعدم ہو جاتی ہے۔ ضروری ہے کہ اسکی دوسری وصیت پر عمل کیا جائے۔

۴۔ اگر کسی انسان کو پتہ چلے کہ فلان شخص نے اسے وصی بنایا ہے۔ اگر وہ وصیت کرنے والے کو اطلاع دیدے کہ وہ اسکی وصیت پر عمل کرنے آمادہ نہیں ہے تو لازم نہیں ہے کہ وہ اس کے مرنے کے بعد وصیت پر عمل کرے۔

لیکن اگر وصیت کرنے والے کے مرنے سے پہلے انسان کو پتہ نہ چلے کہ اسے وصی بنایا گیا ہے, یا پتہ چل جائے لیکن اسے اطلاع نہ دے سکے کہ اس پر عمل کرنے آمادہ نہیں ہے تو اگر وصیت پر

عمل کرنے میں زحمت نہ ہوتو ضروری ہے کہ اس کی وصیت پر عمل کرے۔

اسی طرح اگر موصی کے مرنے سے پہلے وصی کسی وقت اس امر کی جانب متوجہ ہو کہ مرض کی شدت کی وجہ سے, یا کسی اور عذر کی بنا پر موصی کسی اور کو وصیت نہیں کرسکتا ہے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ وصی وصیت کو قبول کرلے۔

۵۔ جس شخص نے وصیت کی ہے اگر وہ مرجائے تو وصی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کو اپنی طرف سے میت کا وصی مقرر کرے اور خود ان کاموں سے کنارہ کش ہوجائے۔ لیکن اگر اسے علم ہو کہ مرنے والے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ خود وصی ان کاموں کو انجام دینے میں شریک ہو بلکہ اسکا مقصد یہ تھا کہ کام کردے جایں تو وہ وصی کسی دوسرے شخص کو ان کاموں کی انجام دہی کے لئے اپنی طرف سے وکیل مقرر کرسکتا ہے۔

٦۔ اگر مرنے والے پر حج واجب تھا اور مرنے والے کا قرض اور دوسرے مالی واجبات جیسے خمس, زکواۃ یا مظالم جنکا ادا کرنا واجب ہو, انھیں مرنے والے کے کل مال سے ادا کرنا ضروری ہے اگر چہ کہ مرنے والے نے ان کے لئے وصیت بھی نہ کی ہو۔ لیکن کفارہ یا نذر کی ہوئی زیارتیں یا حج کی وصیت کی ہو تو اسے ایک تہائی مال سے انجام دیا جاے۔

۷۔ اگر مرنے والے کا مال اسکے قرض اور دوسرے مالی واجبات (حج, خمس, زکواۃ ومظالم) سے زیادہ ہو, اور مرنے والے نے وصیت کی ہو کہ اسکے مال کے ایک تہائی یا ایک تہائی کے کچھ حصّے سے کسی خاص کام میں خرچ کیا جاے تو اسکی وصیت پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر وصیت نہ کی ہو تو جو بچے وہ وارثوں کا حق ہے۔

۸۔ مرنے والے نے جو وصیت کی ہے اگر وہ ایک تہائی مال سے زیادہ کی ہے تو اسکی وصیت زیادہ

مال کے لئے اس وقت صحیح ہے جب اسکے وارث اس کی اجازت دیں۔

۹۔اگر مرنے والا وصیت کرے کہ اسکے کل مال کے ایک تہائی حصےّ سے خمس, زکواۃ یا کوئی اور قرض جو اسکے ذمہّ ہو ادا کیا جاے اور اسکی قضا نمازوں اور روزوں کیلیے اجیر مقرر کیا جاے اور کوئی مستحب کام مثلاً غریبوں کو کھانا کھلایا جاے تو ضروری ہے کہ پہلے اسکا قرض ادا کیا جاے اور اگر بچ جاے تو نماز و روزوں کیلیے اجیر مقرر کیا جاے اور اگر پھر کچھ بچ جاے تو مستحب کام انجام دیے جایں۔اگر اسکا ایک تہائی حصہّ صرف قرض کیلیے کافی ہو اور ورثہ بھی ایک تہائی مال سے زیادہ خرچ کی اجازت نہ دیں تو نماز, روزہ اور مستحب کام کی وصیت باطل ہے۔

۱۰۔اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اسکا قرض ادا کیا جاے اور اسکی نمازوں اور روزوں کے لئے اجیر مقرر کیا جاے اور کوئی مستحب کام بھی انجام دیا جاے۔اگر اس نے وصیت نہ کی ہو کہ یہ چیزیں اسکے مال کے ایک تہائی سے ادا کی جایں تو ضروری ہے کہ اس کا قرض کل مال سے ادا کیا جاے پھر جو بچ جاے اس کا ایک تہائی حصہّ نمازوں روزوں اور مستحب کاموں پر خرچ کیا جاے اگر ایک تہائی ان کاموں کے لئے کافی نہ ہو اور ورثہ اجازت دیں تو اسکی وصیت پر عمل کیا جاے۔ اگر ورثہ اجازت نہ دیں تو جس قدر ایک تہائی میں ممکن ہے انجام دیا جاے۔

۱۱۔ضروری ہے کہ وصیت کو اجراء کرنے کے لئے مرنے واکے نے جن کو وصی اور ناظر قرار دیا ہے وہ افراد نیک صالح اور صلا حیت دار اور مورد اطمینان ہونے چاہیں۔

معروضہ: مومن کو اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ موت کسی بھی وقت آ سکتی ہے۔موت سے کسی کو چھٹکارا نہیں ہے۔اور یہ بھی جان لیں کہ وصیت لکھنے سے کوئی وقت سے پہلے مر نہیں جاتا۔ اگر وصیت لکھدی گئ تو ایک شرعی ذمہّ داری ادا کردیگئ۔دوسری اہم بات یہ کہ بعد کے بہت

سے مسائل اوراختلافات سے نجات مل جاتی ہے۔ وارثین کو مشکلات کا سامنا کرنا نہیں پڑتا اور خود وصیت کرنے والے کے لیے بھی جزاء خیر کا سامان فراہم ہوجاتا ہے۔

وصیت لکھنے سے قبل یہ دعا پڑھیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ فاطراَلسموَاتِ وَ الارضِ عالمِ الغَیبِ و الشھادَۃَ الرّحمنَ الرّحیم اِنّیۤ اَعھدُ اَلَیکَ اَنّیۤ اشھدُ اَن لا الہ اِلاَّ اَنت وحدک لاشریک لک و اَنَّ محمد ﷺ عبدک و رسولک و اَنَّ الساعۃَ آتیۃٌ لاریب فیھا واَنّکَ تبعثُ مَن فی القُبور و اَنَّ الحِسابَ حقٌّ و اَنَّ الجَنۃ حق و ما وعدَاللہ فیھا من النعیم مِنَ المأکلِ و المَشرَبِ و النّکاحِ حَقٌّ و النّار حَقٌّ و أَنّ الایمانَ (حق) و اَنّ الدّینَ کمَا وَصَفتَ و اَنّ الاسلامَ کما شَرعت و اَنّ القولَ کماَ قُلت و اَنّ القرآنَ کما

اَنزَلتَ

و اَنّکَ انتَ اللہ الحقّ المبین و اِنّیۤ آعھدُ اِلیکَ فی دارِ الدنیا اَنّیۤ رضیتُ بِکَ رَباً و بالاسلام دیناً وبمحمدٍ صلی اللہ علیہ نبیاً وبعلیً اماماً و بالقرآنِ کتاباً واہلَ بیتِ نبیک علیہ و علیھم السلام آئمّتی اَلّھمَ اَنت ثِقَتی عندَ شِدّتی و رجائیَ عندَ کُربَتیِ و عدتیَ عند الامور اَلّتی تنزِلَ بِی و انتَ ولِی فی نعمتی و الھی والھی آبائیَ صل علی محمدٍ وآلہِ و لا تکلِنی اِلی نفسی طرفۃ عینٍ ابداً و آنس فی قبریَ وحشتی واجعل لی عندک عَہداً یومَ القاکَ منشوراً۔ (بہارالانوار جلد ۱۰۰ ص ۱۹۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصیت نامہ

میں ابن/ بنت تاریخ پیدائش

مقام پیدائش S.S.N. / پاسپورٹ نمبر

ساکن

اشھد ان لاالہ الااللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم و اشھد ان علیؑ ولی اللہ کی زبان ودل سے گواہی دیتے ہوے, اللہ تعالی کی وحدانیت, رسول اکرم حضرت محمد مصطفی ﷺ کے خاتم انبیاء ہونے اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیھا کی عصمت کی گواہی کے ساتھ ساتھ ولایت وجانشین رسول اللہ حضرت علی ابن ابیطالب و حسن ابن علی وحسین ابن علی و علی ابن الحسین و محمد ابن علی و جعفر ابن محمد و موسی ابن جعفر و علی ابن موسی و محمد ابن علی و علی ابن محمد و حسن ابن علی وحجتہ ابن الحسن مھدی علیھم السلام کی گواہی دیتا / دیتی ہوں۔تمام عقائد اسلامی, اصول دین, فروع دین کو قبول کرتے ہوے صحت وتندرستی, اختیار و کامل ہوش وحواس کے ساتھ اپنی رضامندی اوربغیر کسی جبر و مجبوری کے اس وصیت نامہ کو لکھنا شروع کررہا /کررہی ہوں۔

میں ابن/ بنت کو اس وصیت نامہ کے اجراء کیلیے وصی قرار دیتا/ دیتی ہوں اور جناب/ جنابہ ابن/ بنت کو ناظر اجراء وصیت نامہ قرار دیتا/ دیتی ہوں۔

امید کرتا/ کرتی ہوں کہ یہ حضرات عدل وانصاف اورتقوی کو پیش نظر رکھ کر وصیت نامہ کے

تعلق سے نہایت ایمان داری سے عمل انجام دینگے اور اللہ تعالی سے بہ طفیل چودہ معصومینؑ ان کے لئے نصرت اور ہم سب کے لئے اللہ تعالی کی بارگاہ سے بخشش, رحمت وعافیت کا/ کی طالب ہوں۔

موارد وصیت

۱۔دفن کی جگہ:

۲۔نماز وحشت:

۳۔کفن ودفن کے تعلق سے:

۴۔مجالس پرسہ, چھلم ,برسی کے تعلق سے:

۵۔قضا نمازیں:

۶۔قضا روزہ:

۷۔خمس:

۸۔زکواۃ:

۹۔مظالم:

۱۰۔نیابت حج:

۱۱۔کفارہ:

۱۲۔صدقہ وخیرات :

۱۳۔مجالس عزاءداری و ایصال ثواب وغیر

۱۴۔ختم قرآن:

۱۵۔زیارات عتبات مقدسہ معصومینؑ:

۱۶۔زیارت عمرہ وغیرہ:

(ہر خط کے ختم پر ضرب کی علامت لگایں) دستخط

مال، زمین وجایداد کے تعلق سے

۱۔مکان، ویلا، آپارٹمنٹ :

۲۔زمین:

۳۔دکان، کمپنی، بزنس:

۴۔حمل ونقل کے ذرائع:

۵۔گھر کا سامان:

۶۔دکان، کمپنی کا سامان:

۷۔نقد رقم گھر میں/ بینک میں:

۸۔شیرز یا پرمسی نوٹ:

۹۔ دوسری وہ تمام چیزیں جو اوپر بیان نہ کی جاسکیں:

(ہر خط کے ختم پر ضرب کی علامت)

دستخط

نابالغ اولاد اور زیر کفالت افراد کیلیے وصیت

جس طرح میں اپنی زندگی میں اپنی نابالغ اولاد اور زیر کفالت افراد کے لئے ان کے مال اور ان سے متعلق تمام امور میں دلچسپی رکھتا ہوں اور جو مناسب خیال کرتا ہوں اسے انجام دیتا ہوں، چاہتا ہوں میرے بعد جناب/ جنابہ ابن/ بنت
کو سرپرست و ولی قرار دوں تا کہ میری نابالغ اولاد اور زیر کفالت افراد کے مالی اور دوسرے امور میں جب تک وہ خود سے انجام دینے کے لایق نہ ہو جائیں مصلحت اور ان کی منفعت کی پیش نظر اقدام کریں۔

دستخط

قرض اور دوسری چیزیں جو مجھے ادا کرنی ہیں

اس وصیت کے لکھنے کے لمحہ تک میرے ذمہ حسب ذیل قرض ادا کرنا واجب ہے۔

۱۔میری زوجہ بنت کا مہر مبلغ

(میری اور کوئی زوجہ نہیں ہے/میری اور بھی زوجہ ہے جن کا نام اور پتہ ملاحظات پر درج ہے اور ان سے ( ) اولادیں ہیں۔

۲۔

۳۔

۴۔

۵۔

دستخط

میری طلب حسب ذیل ہے

۱۔لائف انشورنس:

۲۔401 K:

۳۔

۴۔

۵۔

دستخط

میری کل اولادیں حسب ذیل ہیں

۱۔

۲۔

۳۔

۴۔

۵

دستخط

حسب ذیل چیزیں میں نے فروخت کردیں ہیں/ بخش دی ہیں/ وعدہ کیا ہے کہ بطور تحفظ دونگا۔ سند/ منتقلی باقی ہے۔

۱۔

۲۔

۳۔

۴۔

۵

دستخط

میرے وارثوں سے گذارش: آج کے حالات کے مطابق میرا ایک تہائی حصہؓ حدودً ہوگا۔ اگراس رقم میں اضافہ ہوجاے تو اضافی رقم کو حسب ذیل امور میں خرچ کرو۔

یتیموں کی مدد ( )۔

ضرورت مندوں کی مدد (   )۔

۔غریب بچیوں کے جہیز کے لئے (   )۔

عزاء داری امام حسین علی السلام (   )۔

عزاء خانہ کی تعمیر کے لئے (   )۔

مسجد کی تعمیر کے لئے (   )۔

دینی مدرسہ کے لئے (   )۔

ہاسپٹل کے لئے (   ) ۔

میرے ورثہ میں برابر تقسیم کر دیا جائے (   ) ۔

(   ) کو دیدیا جائے۔

(   ) کام کے لئے وقف کر دیا جائے (   )۔

دستخط

میری حسب ذیل امانتیں لوگوں کے پاس ہیں

۱۔

۲۔

۳۔

۴۔

دستخط

حسب ذیل امانتیں لوگوں کی میرے پاس ہیں

۱۔

۲۔

۳۔

۴۔

۵۔

دستخط

ملاحظات:(وہ تمام امور جو بیان نہیں ہوے یا جگہ کم ہونے کی وجہ سے بیان نہ ہو سکے)

دستخط

یہ وصیت تاریخ کولکھی گئی۔

دستخط (وصیت کرنے والے کی)

دستخط وصی دستخط ناظر

دستخط سرپرست نابالغ دستخط گواہ

یہ وصیت تاریخ کوتجدید نظر ہوئی۔صفحات / / / / / /
پر مطلب بدل کر دستخط کیا ہوں جو صحیح ہے۔

دستخط

یہ وصیت تاریخ کو دوسری مرتبہ تجدید نظر ہوئی۔صفحات / / / / پر
مطلب بدل ک دستخط کیا ہوں جو صحیح ہے۔

دستخط

شرعی وصیت موٴمن

تنظیم و پیشکش: سید ہادی حسن عابدی